بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | بدھ ۳۰ شوال ۱۴۰۳ھ | ۱۰ ظہور ۱۳۶۲ ہش | ۱۰ اگست ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

-- ربوہ ۹ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ
طبیعت سر درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے۔ ٹانگوں کے درد میں کمی ہے۔
احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

خدا اس جماعت کو ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے خدا یاد آوے

جن کے دلوں میں صرف دنیا ہی دنیا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ سے کاٹے گئے ہیں

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کریگا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں۔ اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مقاصد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے۔ نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کیلئے حرکت کرتے ہیں۔ وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے اور اسی میں مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۶۱-۶۲)

- عزیزہ ڈاکٹر طاہرہ تبسم صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب نائب ناظر ضیافت کا نکاح عزیزم چوہدری محمد آصف خان صاحب ابن چوہدری محمد افضل خان صاحب بہل پور ضلع گجرات کے ساتھ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۳ء بعد نماز عصر مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے پڑھا۔ ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی نکاح کے وقت تشریف فرما رہے اور دعا میں شریک ہوئے۔
عزیزہ طاہرہ تبسم مکرم و محترم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم سابق امام مسجد فضل لندن کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- عزیزم خلیفہ عبدالوکیل ابن حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرحوم سابق ہوم سیکرٹری کشمیر جو حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی کے پوتے ہیں۔ ٹورانٹو (کینیڈا) میں کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دل کا آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
(خلیفہ عبدالرحمٰن سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کوئٹہ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں
"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے"
(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

جماعت احمدیہ جاپان کی مالی جہاد میں نمایاں ترقی

لازمی چندہ جات میں گزشتہ سال سے ڈیڑھ گنا وصولی

تحریک جدید کی رمضان کے اختتام تک نوّے فیصد وصولی

برادرم مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مبلغ انچارج اور برادرم مکرم مغفور احمد منیب صاحب مبلغ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جاپان لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان مالی قربانیوں میں روز بروز ترقی کر رہی ہے احباب جماعت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ مالی سال ۸۲-۱۹۸۳ء میں چندہ عام و حصہ آمد کا سالانہ بجٹ دس لاکھ ین تھا۔ جس کے بالمقابل مالی سال کے اختتام تک ساڑھے سولہ لاکھ ین کی وصولی ہوئی۔ گویا ڈیڑھ گنا سے بھی زائد وصولی ہوئی۔ الحمد للہ

اسی طرح سال کے شروع میں چندہ تحریک جدید کا سالانہ مجوزہ بجٹ ایک لاکھ ین تھا۔ سال رواں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں بالخصوص احباب جماعت کو وعدہ جات بڑھانے کی طرف توجہ دلانے کے نتیجہ میں بجٹ ایک لاکھ سے بڑھ کر تین لاکھ پینتیس ہزار ین ہو گیا۔ رمضان المبارک میں احباب جماعت کو خصوصی طور پر چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کی تحریک کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں احباب جماعت نے نہایت والہانہ انداز میں اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دی اور بیشتر احباب نے اپنے وعدہ جات سو فیصد ادا کر دیئے چنانچہ رمضان المبارک کے آخری ایام تک وصولی دو لاکھ چھیانوے ہزار دو سو پینتالیس ین ہو گئی۔ جو کل وعدہ جات کے تقریباً نوّے فیصد ہے۔
احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ احباب جماعت احمدیہ جاپان پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل فرمائے اور بیش از پیش قربانیوں اور خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ شوال ۱۴۰۳ھ

۱۰ ظہور ۱۳۶۲ ہش

کوہ پیمائی اور چوٹی سر کرنے کی روحانی مہم

اللہ تعالےٰ نے انسان کو اعلیٰ درجہ کے قویٰ، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کر کے اور اسے جملہ دیگر مخلوقات پر فضیلت بخش کر اس کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرے اور اس طرح اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرے حقوق اللہ میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت بجا لا کر اور اس کی کامل اطاعت اختیار کر کے اس کے ساتھ ذاتی محبت کا تعلق قائم کرے۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی سے مراد یہ ہے کہ وہ دیگر انسانوں کی ہمدردی اور ان کی خیر گیری اور بھلائی میں کوشاں ہو کر ان کے ساتھ محبت کا تعلق استوار کرے اور ان کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دے۔

چونکہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اعلیٰ درجہ کے قویٰ، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں اس لئے ان قویٰ، استعدادوں اور صلاحیتوں کو کام میں لا کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا اس کے لئے چنداں مشکل نہیں ہونا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ چاہے تو وہ نیکی کا راستہ اختیار کرے اور چاہے تو وہ بدی کے راستہ پر پڑ کر اپنے اوپر روحانی ترقی کے دروازے بند کر لے اور اس طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے غافل ہو جائے اس لئے اکثر ہوتا ہے کہ انسان اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو فراموش کر کے ہلاکت کی راہ پر چل نکلتا ہے اور اس کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا بے حد مشکل اور دشوار ہو جاتا ہے۔ انسانی اختیار کے اس غلط استعمال کے پیشِ نظر ہی اللہ تعالےٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کو پہاڑ کی انتہائی بلند و بالا اور دشوار گزار چوٹی سر کرنے سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسانی اختیار کے اس غلط استعمال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ ۝

(البلد آیات ۶ تا ۸)

ترجمہ:- کیا وہ (ایسا غلط کار انسان جو اپنے اختیار کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا) یہ سمجھتا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے (اپنی من مانی کرنے کی راہ میں) ڈھیروں ڈھیر مال لوٹا دیا ہے۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس کو کوئی نہیں دیکھ رہا؟

اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اس نے انسان کو اعلیٰ درجہ کے قویٰ اور صلاحیتیں عطا کی ہیں تاکہ وہ انہیں کام میں لا کر حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کر کے سرخرو ہو۔ لیکن اس نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کو اپنے لئے ایک پہاڑ بنا لیا ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ اس پہاڑ کی چوٹی کو سر نہیں کر سکتا حالانکہ جو قوتیں ہم نے اسے عطا کئے ہیں ان کی مدد سے اس چوٹی کو سر کرنا اس کے لئے مشکل نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝

(البلد آیات ۹ تا ۱۲)

ترجمہ:- کیا ہم نے اس کو (یعنی ایسے انسان کو) دو آنکھیں، ایک زبان

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

مولانا عبدالمالک خان صاحب کی وفات پر

عقیدت کے چند آنسو!

انسان کی ہستی خس و خاشاک پہ ٹھہری
پر تیری بلندی کہیں افلاک پہ ٹھہری

جی بھر کے کیا کام پہ تھکنے نہیں پایا
کیوں راہ میں دم توڑ دیا کیا نظر آیا؟

جب تک تو جیا مردِ خدا بن کے جیا ہے
اس طرح سے مرنے میں بھی مولا کی رضا ہے

محسوس تو کی ہوگی کوئی موت کی ساعت
یا جان لٹا دینے کی تھی دل میں ہی چاہت

ہر دل میں بسا کتنی نگاہوں میں سمایا
بجلی نے چمک دی تجھے بارش میں نہایا

سنجیدہ تھا، پاکیزہ تھا۔ اک مردِ قوی تھا
تھا بندِ قبا سیپ کے موتی کی لڑی تھا

یہ رتبہ نہیں ہاتھ ہر اک شخص کے آتا
ہر راہی پسِ مرگ یہ عزت نہیں پاتا

بے باک، نڈر، ولولہ انگیز سا انداز
کانوں کو نہیں بھولے گی ہرگز تیری آواز

"خادم" بھی بنا قرب بھی "آقا" کا ہے پایا
ہر ایک کو "مالک" سا قرینہ نہیں آیا

انسان کے بازو تو ہیں کمزور سہارے
قدرت ہی لگاتی ہے ہر اک ناؤ کنارے

تقدیر کیا کرتی ہے مبہم سے اشارے
کشتی کوئی منجدھار میں ڈوبے کہ کنارے

ہر ہاتھ یہ انسان کے ہے موت کی ریکھا
پر سانس کی ڈوری کو پکڑنا نہیں سیکھا

دل کوئی دھڑکتا ہوا رک جائے گا غم سے
کس موڑ پہ کب کوئی بچھڑ جائے گا ہم سے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر۔ ربوہ

✻✻✻✻

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا احمدیت قبول کرنا

مجھے غیب سے آواز آئی

"مخالفت ہوگی۔ لیکن گھبرانا نہیں"

مکرم شاہد محمود صاحب
ملتان

میرا نام شاہد محمود ہے اور میں چک ۳۶۶/W.B ضلع ملتان کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ہم چھ بھائی اور تین بہنیں ہیں مجھ سے تین بڑے بھائی ہیں جو کہ بی کام اور ٹیکنیکل کالج میں کورس کر رہے ہیں۔ میں بھائیوں میں چوتھے نمبر پر ہوں۔

میرے والد صاحب کے ماموں زاد بھائی احمدی ہیں۔ اس وجہ سے کہ ہمارے رشتہ دار احمدی ہیں ہمیں اسکول میں بھی ہمارے ٹیچر خصوصی طور پر عربی کے ٹیچر احمدیت کے خلاف من گھڑت قصے سنا سنا کر احمدیت سے بدظن کرتے رہے۔ چنانچہ جب میں نے گورنمنٹ ہائی سکول مخدوم علی سے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا تو احمدیت کے خلاف میرا ذہن بھر چکا تھا اور نفرت اپنے عروج تک پہنچ چکی تھی۔ میں اکثر اپنے اساتذہ سے احمدیت کے خلاف سنتا رہتا۔ اگر کبھی کوئی مسئلہ پوچھنے کی ضرورت پیش آتی تو ضرور پوچھتا۔ اسی دوران ہمارے رشتہ کے ایک بھائی چوہدری انوار الحسن نے جرمنی سے آکر حج بیت اللہ ادا کیا اور پھر پاکستان آکر احمدیہ مسجد بنوائی۔ اور دو مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی منصب خلافت پر فائز ہونے سے قبل ہمارے گاؤں تشریف لائے۔ ایک طرف میں احمدی رشتہ داروں کے اخلاق حسنہ اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نورانی چہرے اور آپ کا ہر سوال کا جواب بہترین انداز میں دینا میرے دل میں اترتا رہا لیکن دوسری طرف اساتذہ کی طرف سے نفرت پیدا کرنا تھا جس کی وجہ سے میں عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ ایک دن مجھے میرے اساتذہ کہنے لگے کہ احمدی لوگ خانہ کعبہ جا کر حج ادا نہیں کرتے بلکہ قادیان جا کر حج ادا کرتے ہیں۔ ہمارے رشتہ میں تایا چوہدری عبدالرحمٰن صاحب چونکہ قادیان جاتے رہتے تھے خیال گذرا کہ شاید یہ صحیح ہو لیکن جب ان کے بیٹے چوہدری انوار الحسن صاحب نے خاص طور پر اپنے چھوٹے بھائی کی شادی میں اس وجہ سے شمولیت اختیار نہ کی کہ وہ حج پر جانا چاہتے تھے تب پہلی مرتبہ میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ ہمارے استاد نے اس بارہ میں ضرور جھوٹ سے کام لیا ہے لیکن پھر بھی نفرت کی بناء پر کسی احمدی رشتہ دار سے نہ تو کوئی کتاب لی نہ میں نے کبھی ان سے کوئی بات کی۔ میٹرک اعلیٰ نمبروں میں پاس کرنے کے بعد میں نے ملتان میں ایف ایس سی میں بھی داخلہ لے لیا لیکن والدین نے مجبور کیا کہ میں ضرور ٹیکنیکل کالج میں ہی داخلہ لوں۔ چونکہ ہمارے عزیز چوہدری انوار الحسن صاحب ملتان میں ہی رہتے تھے چند روز کیلئے مجھے ان کے پاس رہنا پڑا۔ میں نے ان سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ میں ایف ایس سی کرنا چاہتا ہوں لیکن والدین ٹیکنیکل کالج میں داخلہ پر زور دے رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے بڑے احسن رنگ میں سمجھایا کہ تم والدین کو رضامند کر لو۔ اگر وہ رضامند ہو جائیں گے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے سامنے انکار نہ کرنا کیونکہ والدین کی اطاعت میں خدا تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔ مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا۔ یہ چیز مجھے کسی نے نہیں سمجھائی تھی۔ انہوں نے مجھے ایسے انداز میں سمجھایا کہ واقعی ان کی یہ بات میرے دل میں اتر گئی کہ والدین کی کیا عزت ہے اور کیا احترام ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں مجھے برادرم موصوف کے پاس ٹھہرنا پڑا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ برادرم موصوف اپنے بچوں کو دینی مسائل سمجھاتے۔ میں بھی سنتا رہتا۔ چوہدری صاحب کا ملازم بھی اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا تھا۔ ایک دن چوہدری صاحب اسے کہنے لگے کہ رشید نماز میں یہ برکت ہے تم باقاعدگی سے نماز پڑھا کرو۔ اس کے بعد انہوں نے جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں تفصیلی ذکر کیا۔ میں بھی سن رہا تھا۔ میرے بھائی جان عمر میں مجھ سے کافی بڑے تھے لیکن میں ناسمجھی کی بناء پر ان سے احمدیت کے بارے میں تحقیر آمیز الفاظ میں گفتگو کرنے لگا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ رات دو بجے تک وہ بڑے تحمل اطمینان سے بار بار بڑے احسن رنگ میں مجھے میرے سوالوں کا جواب دیتے رہے لیکن میں ہر بار دل دکھانے کے انداز میں اور بڑی بدتمیزی سے سوال کرتا رہا۔ آخر میں بھائی مجھے کہنے لگے کہ شاہد تم مجھ سے چھوٹے بھی ہو لیکن میں نے تمہیں بڑی عزت اور تحمل سے جواب دیئے لیکن تم نے ہر بار میرا دل دکھانے کی خاطر بڑی بدتمیزی سے ہمارے بزرگوں کا نام لیا۔ لیکن چونکہ ہمیں عادت ہو چکی ہے کہ گالیاں سن کر بھی ہم دعا ہی کرتے ہیں اس لئے میں بھی تمہارے حق میں دعا ہی کرتا ہوں۔ اور پھر مجھے کہنے لگے کہ ہمارے سلسلہ کی یہ کتب ہیں انہیں پڑھو اور اپنے علماء سے فلاں فلاں وفات مسیح، خاتم النبیین اور امام مہدی کے بارہ میں چند سوال بتائے کہ تم اپنے علماء سے ان سوالوں کے بارہ میں پوچھنا۔ چنانچہ میں اگلے روز ہی اپنے استاد کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھ سے بھی بڑھ کر احمدیت کا ذکر کیا۔ مجھے حیرت ہونے لگی کہ ایک طرف جن کو برا کہا جاتا ہے وہ اعلیٰ اخلاق کے مالک دل دکھانے والی باتیں سن کر بھی تحمل سے جواب دیتے ہیں اور بار بار نماز اور دعا کی تلقین کرتے ہیں دوسری طرف ہمارے علماء (ہمارے وہ علماء جو ہمارے استاد بھی تھے اور مسجد میں خطیب بھی تھے) یہ کہتے ہیں کہ تم ان کی کتاب نہ پڑھنا۔ مجھے اس بات پر بہت حیرت ہوئی۔ چنانچہ میں نے بغور مطالعہ کی خاطر بھائی جان کے پاس رہنا شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ خود بھی نماز پڑھتے بچوں کو بھی نماز اور قرآن پڑھاتے ہیں۔ ہماری بھابی بھی باقاعدگی سے نماز روزہ کی پابند ہے۔ تب مجھے یہ تو یقین ہو گیا کہ ان کا کلمہ، نماز قرآن تو وہی ہے جو ہمارا ہے تب دوسرے مسائل رہ گئے جن کے بارے میں انہوں نے تفصیل سے مجھے آگاہ کیا۔ خدا تعالیٰ میرے دل کو احمدیت کے نور سے منور کرتا رہا۔ میں کتب پڑھنے لگا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے میرے دل پر اپنا نور نازل کیا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں نے احمدیت قبول کر لینی ہے جس کا میں نے اپنے بھائی چوہدری انوار الحسن صاحب سے ذکر کیا۔ وہ کہنے لگے کہ تم دعا کرو۔ دعا کرو۔ ابھی مزید مطالعہ کرو۔ چنانچہ اسی دوران میرے گھر والے سب کو علم ہو گیا کہ میں احمدی ہو رہا ہوں۔ انہوں نے میری مخالفت شروع کر دی۔ تب مجھے پتہ چلا کہ ایک طرف تو صرف بدظنی اور نفرت ہی نفرت ہے۔ دوسری طرف محبت اور حقیقت ہے۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں نے احمدیت ضرور قبول کر لینی ہے۔ تب میں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا۔ وہ مجھے مربی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ محترم انیس الرحمٰن صاحب کے پاس لے گئے۔ میں نے بیعت فارم پُر کر کے بھجوا دیا۔ اسی عرصہ میں خدا تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ آواز آئی کہ "مخالفت ہوگی لیکن گھبرانا نہیں"۔ یہ آواز سن کر میں یکدم اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اردگرد دیکھا کوئی بھی نہ تھا۔ تب میں سمجھ گیا کہ یہ مجھے میرے پیارے خدا کی طرف سے تسلی دلائی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد میرے عزیز رشتہ داروں نے میرا گھیراؤ کر لیا۔ ایک دفعہ تقریباً ۵۰۔۶۰ افراد ساری رات مجھ سے بحث کرتے رہے۔ میں خدا کے فضل سے بڑے تسلی بخش جواب دیتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ بوڑھے بوڑھے عالم بھی مجھ سے سوال کرتے۔ خدا تعالیٰ میری غیبی مدد فرماتا رہا۔ میں نے ہر سوال کا احسن رنگ میں جواب دیا۔ سارے ہی حیران رہ گئے۔ اور میں خدا کی قدرت کے نظارے کرتا رہا کہ کس طرح خدا تعالیٰ میری مدد فرماتا رہا ہے۔

پھر اگر ایک آدمی غلط بات کرتا خود ان میں سے کوئی اس کی تردید کر دیتا۔ مثلاً جنت دوزخ حوروں کے بارہ میں میرے ایک بھائی سے کسی نے کہا کہ میں خود ربوہ جا کر دیکھ کر آیا ہوں۔ اسی محفل میں ایک نے کہہ دیا کہ میں تو وہاں ٹی آئی کالج میں پڑھتا رہا ہوں یہ بات غلط ہے۔ اسی طرح بہت سے مواقع پر ان کو خود جھوٹا ہونا پڑا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے میری مدد فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

پھر ایک دفعہ میرے والدین اور عزیزوں کے سامنے میرے بڑے بھائی نے اس طرح زور سے میرے منہ پر تھپڑ مارا کہ میرے ہوش جاتے رہے۔ میں بہت رویا۔ میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ وضو کیا خدا کے حضور التجا کرنے لگا۔ مجھے اس میں بڑا سکون ملا۔ پھر والدین نے مجھ سے بائیکاٹ کر دیا۔ بہن بھائیوں نے بولنا چھوڑ دیا۔ جب کبھی ملتے تو نہ صرف مجھے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے لئے بدزبان استعمال کرتے لیکن انہوں نے میری بے حسی سے تنگ آکر یہ سوچ لیا کہ ہم تو اسے گالیاں بھی نکالتے ہیں مار کر بھی دیکھ لیا یہ کچھ جواب نہیں دے گا۔ ایک دفعہ میں ملنے کے لئے بڑی چاہت سے گھر گیا تو مجھے رات کو واپس بھیج دیا۔ اور گھر میں نہ رہنے دیا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے مجھے کہہ دیا کہ یا تو گھر چھوڑ دو یا احمدیت۔ میں نے گھر چھوڑنا پسند کیا۔

میرا خدا جو مسبب الاسباب ہے اس نے دوسرے بھائیوں کی نسبت میرے لئے مزید کہیں بہتر سامان پیدا کر دیئے۔ میرے رشتہ داروں کا خیال تھا کہ یہ تنگ آکر ہمارے سامنے جھک جائے گا لیکن میں کہتا تھا کہ یہ تکالیف تو کچھ بھی نہیں۔ اگر خدا کی قسم یہ مجھے شہید بھی کر دیں تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔ میرے بھائیوں نے چوہدری انوار الحسن صاحب کو گھر آکر بے شمار گالیوں سے نوازا، دھمکیاں دیں۔ میں حیران رہ گیا کہ ہماری بھابھی میرے بھائی سے کہنے لگی کہ اگر احمدی ہونے کی بناء پر تم انوار کو قتل کرنا چاہتے ہو تو خدا کی قسم جلدی کرو۔ اگر تم ہماری اولادوں کو قتل کرنا چاہتے ہو تو کر دو۔ ہمارے لئے یہ چیزیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ ہمیں یہ زندگیاں عزیز نہیں دین اسلام عزیز ہے۔ میرے بھائی باوجود چھوٹے ہونے کے بڑی بدتمیزی سے بولتے رہے اور یہ لوگ سنتے رہے۔ میں ایک طرف کھڑا سرور حاصل کرتا رہا کہ باوجود بڑے ہونے کے ہمت رکھنے کے ایک طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر اور دعا کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ دوسری طرف سے مغلظات اور بات بات پر دل دکھانے والے فقرے کسے جا رہے ہیں یہ صرف احمدیت کی بدولت ہے۔ بیعت تو میں نے ۱۲ دسمبر ۸۲ء کو تحریری طور پر کر لی تھی لیکن جب جلسہ سالانہ پر ربوہ گیا وہاں ایک عجیب قسم کا روحانی منظر دیکھا تو مزید ازدیادِ ایمان کا باعث بنا۔ اس کے علاوہ جب ملاقات کے وقت از راہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شرفِ معانقہ بخشا تو خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کس قدر خوشی نصیب ہوئی آج تک میں نے دنیا میں ایسی خوشی محسوس نہیں کی جو اس دن مجھے نصیب ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ خداوند کریم مجھے حقیقی معنوں میں خادمِ دین بنائے اور ہمیشہ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق بخشتا رہے۔ اور ساری عمر داعی الی اللہ بننے کی توفیق دے۔ نیز خلافتِ حقہ کے قدموں میں زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

میں ایک معمولی سے واقعہ کا ذکر بھی کئے دیتا ہوں کہ غیر احمدیوں کی ذہنیت کا اس سے بخوبی علم ہو جائے گا۔ کہ ان کی زبانیں گو انکار کر رہی ہیں لیکن دل اقرار کرتے ہیں کہ آج اگر روئے زمین پر کوئی حقیقی طور پر اسلام کی خدمت کر رہا ہے تو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہی کے افراد ہیں۔

میرے رشتہ دار میرے شفیق اور محسن بھائی چوہدری انوار الحسن صاحب سے جھگڑ رہے تھے۔ میرے رشتہ دار کہنے لگے کہ تم تو فتنہ پرور لوگ ہو جنہوں نے اولاد کو والدین سے اور والدین کو اولاد سے، بھائیوں کو بھائیوں سے تڑوا دیا ہے۔ چوہدری صاحب پوچھنے لگے کہ وہ کس طرح؟ میرے بھائی کہنے لگے کہ تم لوگ (احمدی) جہاں بھی تین چار فرد کھڑے ہوں وہیں احمدیت اور اسلام کی باتیں کرنے لگ جاتے ہو۔ تمہارا مقصد ہی تفرقہ ڈالنا ہے۔ کبھی ہمیں بھی دیکھا ہے کہ ہم لوگ کھڑے ہوں اور اس قسم کی گفتگو کی ہو؟

فوراً چوہدری صاحب موصوف کی بیگم صاحبہ کہنے لگیں کہ ہاں قرآن کریم نے مومنوں کو یہی حکم دیا ہے کہ تم نے دین کو نہیں چھوڑنا ہر حالت میں دین کی باتیں کرتے رہنا ہے۔ یہ قرآن کا حکم ہے جس پر ہم لوگ عمل کر رہے ہیں اور آپ کو یہ افسوس ہے کہ یہ لوگ کیوں خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں کرتے ہیں۔ اور آپ کو اپنے پر فخر ہے کہ بھلا ہم سے کبھی کبھی ایسی باتیں سنی ہیں۔ تب انہوں نے ایک لطیفہ سنایا کہ کسی گاؤں میں ایک گدھا مسجد میں گھس گیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ یہ گدھا کس کا ہے۔ پتہ چلا کہ فلاں میراثی کا ہے اسے بلایا گیا کہ تمہارا گدھا مسجد میں کیوں گھسا ہے۔ وہ میراثی کہنے لگا کہ مولوی صاحب یہ نا سمجھ تھا اس لئے آ گیا کیا کبھی مجھے بھی مسجد میں دیکھا ہے؟

اس لطیفہ کے بعد میرے بھائیوں کی حالت دیکھنے والی تھی۔ ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ خود اپنے جال میں پھنس چکے تھے اور یہ سراسر خدا تعالیٰ کا احسان اور فضل ہے کہ احمدی مرد ہو یا عورت اس کے مقابلہ پر کوئی طاقت بھی آئے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ خداوند کریم میرے بھائی پر جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر فضل عظیم فرمایا اور ایک ایسی نعمت سے نوازا جس کی کوئی قیمت ہی نہیں ہو سکتی، ہمیشہ اپنا فضل فرماتا رہے اور ان کو اور ان کے بیوی بچوں کو پہلے سے بھی زیادہ داعی الی اللہ بننے کی توفیق بخشے اور خداوند کریم ہر گھڑی ان پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہے آمین ثم آمین۔

میں درخواست کرتا ہوں کہ نہ صرف میرے لئے دعا کریں بلکہ میرے والدین اور بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا کی جائے کہ خداوند کریم ان کے دلوں کو احمدیت کے نور سے جلد منور فرمائے کہ یہی حقیقی نجات کی راہ ہے اور یہی سراسر انعامِ الٰہی ہے۔ خداوند کریم میرے والدین اور بہن بھائیوں کو اس نعمت سے محروم نہ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر جذبۂ خدمتِ خلق سے عید الفطر منانے کی روداد (۵)

ہم ایک گہری روحانی لذت اور کیف و سرور محسوس کر رہے تھے

ربوہ کے ایک محلہ سے ایک انصار بزرگ کی تحریر:۔

حضور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید سن کر ہم دس انصار اپنے صدر محلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو گھر صدر محلہ نے ہمیں بتائے ان گھروں میں گئے۔ غریب بچوں اور بڑوں کو عید مبارک کہی اور ان کے بچوں سے مل کر ایسی خوشی محسوس کی جو اس سے پہلے کبھی زندگی میں محسوس نہ کی تھی۔ اللہ تعالیٰ سب کو ایسی لازوال خوشیاں عطا کرے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر فرمان پر دل و جان سے لبیک کہنے کی توفیق دے۔ آمین

ربوہ سے ایک باحیثیت تاجر دوست نے لکھا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے خاکسار اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ساتھ تین غریب گھرانوں میں عید مبارک کہنے گیا۔ مٹھائی کے علاوہ ان کے بچوں کو نقد عیدی بھی دی اور عید مبارک کہی۔ یہ غریب بھائی اور ان کے بچے ہمارے جانے پر اس قدر خوش تھے کہ محسوس ہوتا تھا کہ ان غریبوں کے انگ انگ سے خوشیاں اور مسرتیں پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہی ہیں۔ دوسری طرف ہم اس نظارہ سے متاثر ہو کر ایک گہرا روحانی سرور اور لذت حاصل کر رہے تھے اور حضور ایدہ اللہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔ جنہوں نے غریبوں اور امیروں کو عید کی خوشیوں میں یکساں شریک کر دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

جماعت واہ کینٹ کی رپورٹ

حضور کا ارشاد عید کے روز دن کے تین بجے کے بعد بذریعہ ٹیلی فون موصول ہوتے پر مقامی جماعت کے عہدیداران فوری طور پر حرکت میں آ گئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی گھروں میں پہنچایا گیا۔

۱۲ جولائی بروز عید شام چھ بجے تک رپورٹ یہ تھی کہ ۶۰ غرباء کو کھانا کھلایا گیا جن میں احمدی صرف دو تھے۔ ۸۰۰ روپے نقدی تقسیم کی گئی۔ ۵۰ غیر از جماعت احباب میں کپڑے تقسیم کیے گئے۔ ۹ غیر از جماعت مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔

۱۳ جولائی کی دوپہر کی تک کی رپورٹ یہ ہے کہ ۲۵ غیر از جماعت غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲۷۰ روپے نقد غرباء میں تقسیم کیے گئے۔ ۴ گھروں میں مٹھائی تقسیم کی گئی ۲ احمدی غریب احباب کو کپڑے دیئے گئے ۳ غیر احمدی بیماروں کی تیمارداری کی گئی ایک غیر از جماعت گھر میں تعزیت کے لیے گئے۔ علاوہ ازیں مقامی ہسپتال میں مبلغ ۲ سو روپے کے پھل ۷ مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔

ربوہ سے ایک بزرگ لکھتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید سنکر میں اور میرا بیٹا صدر محلہ کے گھر پہنچے وہ ابھی عید کے بعد واپس نہ آئے تھے۔ چنانچہ بعد دوپہر کو پھر ان کے گھر گئے۔ صدر محلہ کے کہنے کے مطابق ایک کھوکھے والے کے ہاں گئے مگر اس نے بطور امداد کچھ لینے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ مستحقین کا حق ہے۔ مزید استفسار پر اس نے ایک گھر کا پتہ بتایا جہاں ایک بوڑھی عورت رہتی ہے اور اپنا لڑکا اس عورت کے گھر کی نشاندہی کے لیے ساتھ کر دیا۔ اس بوڑھی خاتون کو آمد کا مقصد بتایا اور عیدی دی۔ اس کے بعد ہم دونوں باپ بیٹا از خود اندازے سے محلہ دار الیمن چلے گئے جہاں پر معلوم کرتے پر تین بیوگان کے گھر گئے۔ ایک بیوہ کے آٹھ بچے تھے اور سہارا کوئی نہ تھا۔ جبکہ دوسری بیوگان عمر رسیدہ تھیں۔ سب کو عیدی پیش کی۔ اور بتایا کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں حاضر ہوئے ہیں۔ غریب عورتیں حضور کو بھی دعا دیتیں اور ہمیں بھی۔ ہمارے دلوں کو جس روحانی کیف اور سکون کا اس روز تجربہ ہوا۔ ایسا زندگی میں کم کبھی ہوا ہو گا۔

لجنہ اماء اللہ وزیر آباد کی رپورٹ۔

رمضان المبارک کے مہینے کے آغاز سے ہی بہنوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ فطرانہ کے علاوہ کچھ رقم اپنی غریب اور معذور بہنوں کے لیے بھی دیں۔ چنانچہ عید کے روز مبلغ تین سو روپیہ غریب اور معذور بہنوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ان کے چہروں اور آنکھوں سے خوشی اور مسرت کے ایسے تاثرات ظاہر ہوتے دیکھے جو بیان سے باہر ہیں۔ ان کو صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔

اٹک سے ایک دوست لکھتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر میں اپنے محلے کے ۱۱ گھروں میں عید مبارک کہنے گیا۔ حضور کے فرمان کی یہ برکت تھی کہ میں ایسے گھروں میں بھی گیا جو ۱۹۷۴ء کے بعد سے سلام تک لینے کے روادار نہ تھے۔ مگر عید کے روز ان کے ہاں جانے سے گویا یک لخت سارے حجاب دور ہو گئے اور عید مبارک کہنے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا موقع بھی میسر آیا۔ اس دن کے بعد سے اب یہ حال ہے کہ جو لوگ احمدیت کے نام پر مشتعل ہو جایا کرتے تھے اب وہ یا انکے بچے بھی راستے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں طالبات کی شرکت کی مختصر رپورٹ

تیار کردہ :- مکرمہ صفیہ عزیز صاحبہ منتظمہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۸۳ء کو شام ۵½ بجے مسجد اقصیٰ میں اپنے بابرکت کلمات سے اٹھارویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمایا۔ حسب ہدایت انتظامیہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، منتظمات اور تمام طالبات مسجد اقصیٰ میں موجود تھیں۔

افتتاح سے قبل ربوہ اور بیرون از ربوہ کی ۱۵۰۵ طالبات کے ناموں کا اندراج کیا جا چکا تھا۔ یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے طلباء کی نسبت ساڑھے تین گنا زیادہ تھی جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت اظہار خوشنودی فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ بعد میں اس تعداد میں مزید اضافہ ہوا۔

۱۸ جولائی سے باقاعدہ تدریس کا آغاز ہوا۔ طالبات معیار اوّل کی کلاس مسجد مبارک، معیار دوم کی مسجد اقصیٰ اور معیار سوم کی کلاس ایوانِ محمود میں پردہ کے اندر ہوتی رہی جس سے کل ۱۷۵۱ طالبات نے استفادہ کیا جبکہ سالِ گزشتہ ۱۲۵۷ طالبات نے شرکت کی۔

امسال ربوہ سے معیار اوّل کی ۸۸، معیار دوم کی ۵۸۹ اور معیار سوم کی ۲۸۱ طالبات نے شمولیت کی جبکہ گذشتہ سال ربوہ سے معیار اوّل میں ۶۸، معیار دوم میں ۴۹۰ اور معیار سوم میں ۲۱۰ طالبات نے شرکت کی۔ جبکہ امسال معیار اوّل میں طالبات بیرون از ربوہ کی تعداد ۵۱، معیار دوم کی ۴۴۷ اور معیار سوم کی ۲۹۵ رہی جبکہ گذشتہ سال کی بیرون از ربوہ طالبات کی معیار اوّل کی تعداد ۲۹، دوم کی ۲۵۲ اور سوم کی ۲۰۵ تھی۔

اس سال ۳۴ اضلاع کی ۱۵۲ مجالس سے طالبات ربوہ آئیں جبکہ گذشتہ سال ۲۷ اضلاع کی ۱۲۰ مجالس نے اس کلاس میں شمولیت کی تھی۔ ضلع گجرات کی مجالس کی نمائندگی سب سے زیادہ رہی۔ گذشتہ سال ۱۰۴۱ طالبات امتحان میں شامل ہوئی تھیں اور امسال ۱۵۶۹ طالبات نے تینوں معیاروں کے امتحان میں شرکت کی۔

کلاس کے تمام انتظامی امور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ کی ذاتی کاوش اور محنت سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔ آپ نے کلاس کے آغاز سے قبل ابتدائی انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ موصوفہ نے کلاس کے دوران کمال شفقت سے کارکنات کی بہترین رنگ میں رہنمائی فرمائی۔ آپ نے متعدد بار مہمان خانہ مستورات میں بھی تشریف لے جا کر طالبات سے ملاقات کی، ان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور ان کے مسائل دریافت فرمائے اور نہایت دلنشیں پیرایہ میں طالبات کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ ۳۰ جولائی کو آپ نے تمام امتحانی مراکز کا معائنہ فرمایا۔ جزاھا اللہ خیراً۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن نے تمام جملہ امور میں ہماری بڑی معاونت فرمائی اور ایک دفعہ مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نمائندہ لجنہ کے ہمراہ بنفس نفیس دفتر لجنہ میں تشریف لا کر مختلف امور سے متعلق لجنہ کی آراء حاصل کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امسال بیرون از ربوہ طالبات کی رہائش کا انتظام حسب سابق مہمان خانہ مستورات میں کیا گیا تھا۔ ان طالبات کے مختلف گروپس بنائے گئے اور مختلف اساتذہ شام کے وقت ان کے تعلیمی مسائل میں ان کی مدد کرتی رہیں۔ دورانِ کلاس مکرمہ شاکرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ اور مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ نے بہت مفید اور معلوماتی لیکچرز دیئے۔ نیز مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ قیامگاہ میں نماز پڑھانے کے بعد درسِ حدیث بھی دیتی رہیں۔

مکرمہ ڈاکٹر نمود سحر صاحبہ نے مہمان خانہ میں قیام پذیر طالبات کو روزانہ وقت دے کر بیمار طالبات کا معائنہ کر کے ضروری ادویات فراہم کیں۔

مکرم محمد شفیع صاحب اشرف کی طرف سے ملنے والے وقفِ عارضی کے فارم بیرون از ربوہ طالبات کو تحریک کر کے پُر کروائے گئے اور انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں جا کر اپنا عرصہ وقف مکمل کر کے حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

تدریس کے علاوہ تینوں معیاروں کی طالبات کے تقریری مقابلے اور بیت بازی کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ مہمان خانہ میں سلائیڈز دکھائی گئیں نیز بیرون از ربوہ کی تمام طالبات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

رہائش گاہ اور درسگاہوں کی تمام کارکنات نے بڑی محنت، لگن اور دیانتداری سے اپنے جملہ فرائض سرانجام دینے کی کوشش کی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ نیز طالبات نے اس کلاس میں جو قیمتی نصائح اور علم حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جن کارکنات نے کلاس میں کام کیا ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

نگرانِ اعلیٰ :- حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ۔

مرکزی منتظمہ فضل عمر کلاس :- مکرمہ صفیہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد صاحب

نائبہ مرکزی منتظمہ فضل عمر کلاس :- مکرمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ بنت شیخ راشد احمد صاحب

منتظمہ لٹریچر :- مکرمہ امۃ الحفیظ عابدہ زیروی صاحبہ

نائبہ " " :- مکرمہ طاہرہ سلطانہ صاحبہ

درس گاہ مسجد مبارک

منتظمہ درس گاہ مسجد مبارک :- عاجزہ صفیہ عزیز

نائبہ منتظمہ درسگاہ مسجد مبارک :- مکرمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ

نائبہ حاضری :- مکرمہ طاہرہ ناہید صاحبہ بنت مولوی تاج الدین صاحب مرحوم

معاونہ خاموشی :- مکرمہ بشریٰ عبدالسلام صاحبہ

درسگاہ مسجد اقصیٰ

منتظمہ درسگاہ :- مکرمہ ثریا خانم صاحبہ بنت رانا منیر احمد صاحب

نائبہ " " :- مکرمہ حفظہ باجوہ صاحبہ

نائبہ حاضری :- مکرمہ امۃ السمیع بنت عبدالحلیم صاحب

معاونہ خاموشی :- مکرمہ نعیمہ راجہ صاحبہ دارالبرکات

" " :- مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ "

علاوہ ازیں اس درسگاہ میں دارالصدر جنوبی کی مختلف خواتین نے روزانہ دو دو کی تعداد میں ڈیوٹی دے کر خاموشی کا کام کروایا۔

درسگاہ ایوان محمود

منتظمہ درسگاہ :- مکرمہ عائشہ امینہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب

نائبہ " " :- مکرمہ محمودہ اصغر صاحبہ اہلیہ مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر

نائبہ حاضری :- مکرمہ سارہ قدسیہ صاحبہ

معاونہ خاموشی :- مکرمہ رشیدہ بشیر صاحبہ

" " :- مکرمہ معراج بی بی صاحبہ

رہائش گاہ

منتظمہ مہمان خانہ مستورات :- مکرمہ شمیم فضل صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الٰہی صاحب عارف، مکرمہ رضیہ نذیرہ صاحبہ بنت مولوی محمد صدیق صاحب۔

نائبہ منتظمہ مہمان خانہ مستورات :- مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ

بلقیس اختر صاحبہ

معاونات :- روبینہ رفیع، عالیہ یوسف سلیم، امۃ الکریم قمر۔

منتظمہ تقسیم کھانا :- مکرمہ سلیمہ باجوہ صاحبہ

شام کو طالبات کو پڑھانے والی :- مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ۔ ریحانہ شاہین قریشی صاحبہ۔ مبارکہ صاحبہ بہاولپور۔ بدر الماس صاحبہ۔ امۃ الجمیل سیف صاحبہ۔ نصرت ربانی صاحبہ مکرمہ نجم النساء صاحبہ۔ ثریا جبین صاحبہ سیالکوٹ۔ مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ۔ امۃ الکریم مفتی صاحبہ۔ امۃ الشافی قریشی صاحبہ۔ مبارکہ مسعودہ صاحبہ کراچی۔ شائستہ تحسین صاحبہ۔ طاہرہ حنیف صاحبہ گجرات۔ فوزیہ بٹ صاحبہ سمبڑیال۔

کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات

مقابلہ تحریری امتحان معیار اوّل :-

اوّل :- عفت ہما رولنمبر ۸۳ پشاور
دوم :- راشدہ اشرف " ۴ ربوہ
سوم :- ذکیہ مبارک " ۸۸ شیخوپورہ ضلع ملتان

مقابلہ تحریری امتحان معیار دوم :-

اوّل :- بشریٰ بشیر احمد رولنمبر ۶۴۷ لاہور
دوم :- عالیہ نعیم " ۲۷۸ ربوہ
سوم :- شاہدہ فوزیہ " ۵۷۹ "

مقابلہ تحریری امتحان معیار سوم

اوّل :- ناصرہ رولنمبر ۳۸۴ بدوملہی ضلع سیالکوٹ
دوم :- مجیدہ برلاس رولنمبر ۲۰۳ ربوہ
سوم :- امۃ الشافی " ۷۱ "

تقریری مقابلہ معیار اوّل

اوّل :- راشدہ اشرف بنت محمد شفیع صاحب اشرف دارالصدر شرقی ۱
دوم :- راضیہ سید دارالصدر جنوبی ربوہ۔
سوم :- امۃ القیوم دارالنصر غربی ربوہ

انعام حوصلہ افزائی :- بشریٰ باسط کراچی۔

مقابلہ بیت بازی معیار اوّل

اوّل :- امۃ الحی فضیلت دارالصدر شرقی
دوم :- امۃ الحمید غنی دارالرحمت وسطی ۱
سوم :- طاہرہ رحمٰن دارالصدر شمالی

تقریری مقابلہ معیار دوم

اوّل :- قانتہ فائزہ دارالعلوم شرقی ربوہ
دوم :- آنسہ مریم دارالنصر غربی "
سوم :- بشریٰ سید دارالصدر جنوبی "
چہارم :- نائلہ ربانی ربوہ
" :- ساجدہ طہرین "

مقابلہ بیت بازی معیار دوم

اوّل :- شاہدہ قدسیہ دارالصدر شرقی
" :- مسرت نور باجوہ ۳۰/۱۱۱ ساہیوال
دوم :- بشریٰ نسرین چونڈہ
" :- نگہت سلطانہ ربوہ
سوم :- درثمین دارالصدر شمالی

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے مخلص خادم اور بزرگ مربی سلسلہ

محترم مولانا چراغ الدین صاحب کا انتقال

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگ اور جماعت احمدیہ کے جید عالم محترم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ پشاور مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۸۳ء کو راولپنڈی میں دن کے ۲½ بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی عمر ۷۷ سال تھی۔

اگلے روز ۲۱ جولائی کو صبح نو بجے آپ کا جسدِ خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں پر ظہر کی نماز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

حالات زندگی

مرحوم نے ۱۹۳۲ء میں جامعہ کی تعلیم مکمل کی۔ آپ ان پہلے چار مبلغین میں سے تھے۔ جنہوں نے ۱۹۳۳ء میں جامعہ کی تعلیم سے فراغت پائی۔ مرحوم نے پچاس سال کا عرصہ سلسلہ کی خدمت میں گزارا۔ اس عرصہ میں آپ راولپنڈی۔ ایبٹ آباد اور پشاور میں ایک مبلغ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کی خواہش تھی کہ آپ مرتے دم تک سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہیں جو پوری ہوئی۔

مرحوم نے تین بیٹے۔ بشیر الدین احمد۔ منیر الدین احمد۔ نصیر الدین احمد اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے سب بچے شادی شدہ ہیں۔ صرف ایک بچی کا رخصتانہ (جس کا نکاح ہو چکا ہے) باقی ہے۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم و مغفور کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور آپ کے بچوں کو اس بھاری صدمہ کے برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے آمین ثم آمین!

قراردادہائے تعزیت

نظارت اصلاح وارشاد:

کارکنان نظارت اصلاح وارشاد نے محترم مولوی چراغ الدین صاحب کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی ہے:۔

"ہم کارکنانِ نظارت اصلاح وارشاد کو مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر انتہائی صدمہ اور غم ہوا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا موصوف نے پچاس سال سے زائد داعی الی اللہ کی حیثیت میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں جن کا تعلق جماعتی تربیت اور پیغام حق سے ہے۔ مولانا موصوف کی تقریر و تحریر میں بڑی جاذبیت۔ تاثیر اور روانی تھی۔

مولانا موصوف نے زیادہ تر کام صوبہ سرحد میں کیا ہے۔ آپ پشتو زبان کے بہت فصیح و بلیغ لیکچرار تھے اور اس پر عبور تمام رکھتے تھے۔ قرآن کریم بہت ہی ترنم سے پڑھتے۔ بڑے متواضع اور منکسر المزاج مربی تھے زبان میں شیرینی تھی اور چہرہ سدا مسکراتا رہتا تھا۔

جلسہ سالانہ پر آپ کی ڈیوٹی سالہا سال سے بطور منتظم ٹکٹ اسٹیج ہوا کرتی تھی۔ یہ ڈیوٹی بہت ہی نازک اور ذمہ داری کی ہے مولانا موصوف نے بڑی کامیابی سے اس کو سرانجام دیا اور آپ بڑی خوش اسلوبی سے یہ کام کرتے۔

مولانا موصوف پیغام حق پہنچانے میں والہانہ جذبہ سے سرشار تھے اور عقیدت و فدائیت کی مثال تھے اس لحاظ سے آپ ایک کامیاب اور مثالی مربی تھے۔

مولانا موصوف بہت ہی سینئر مربی تھے آپ نے کئی نئے مبلغین کو محنت سے ٹریننگ دی۔

ہم جملہ کارکنانِ نظارت اصلاح وارشاد آپ کی وفات پر آپ کے جملہ پسماندگان اور متعلقین کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کا خود کفیل ہو اور ان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین! اور آپ کی وفات پر جو جماعتی نقصان ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی تلافی فرمائے۔ آمین!

(کارکنان نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)"

جماعت احمدیہ پشاور

جماعت احمدیہ پشاور کا ایک غیر معمولی اجلاس عام ۲۲ جولائی ۱۹۸۳ء بعد نماز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں مکرم مرزا مقصود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت باتفاق رائے منظور ہوئی:۔

"جماعت احمدیہ پشاور کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم محترم جناب مولوی چراغ الدین صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم و مغفور مولوی معین الدین خان صاحب ساکن مردان کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ نے قادیان دارالامان میں مدرسہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں تعلیم پائی۔ ساری عمر صوبہ سرحد کے مختلف مقامات پر کافی عرصہ قیام کر کے تبلیغ اسلام فرماتے رہے ہیں۔ غیر از جماعت علماء سے مذہبی مناظرات و مباحثات بھی کرتے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعلیم و تربیت میں زندگی گزاری ہے۔ آخری چند سال بوجہ ضعیف العمری پشاور میں قیام رکھا ماہ رمضان المبارک میں نماز تراویح۔ درس قرآن کریم سے دوستوں کو فائدہ پہنچاتے رہے ہیں۔ آپ بہت خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جس کا سامعین پر خاص اثر ہوتا تھا اور وہ روحانی کیف و سرور سے بہرہ ور ہوتے تھے

مرحوم نہایت شریف النفس۔ با اخلاق اور صالح وجود تھے۔ طبیعت میں عجز و انکسار تھا۔ اخلاق حمیدہ کی وجہ سے حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ جس میں احمدی اور غیر از جماعت شامل تھے۔ ان سب نے مرحوم کی وفات پر دلی دکھ اور رنج و غم محسوس کیا ہے۔

یہ اجلاس جہاں اس فدائی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر اپنے دکھ۔ درد دل کا اظہار کرتا ہے وہاں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو مرحوم کے نقش قدم پر چلائے اور سلسلہ کے خادم بنائے۔ آمین!

یہ اجلاس ان سب متعلقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

(محمد رشید میر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور)

جماعت احمدیہ مردان:

ہم ممبران جماعت احمدیہ ضلع مردان بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ جناب مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم مردان کے باشندہ تھے۔ اور مردان بلکہ صوبہ سرحد کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ پہلے وجود تھے جو اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ بنے۔ مرحوم کے والد صاحب مولوی معین الدین مرحوم تخت بھائی کے نواحی کوٹ جھونگرہ سے مردان آ کر بکٹ گنج مردان میں آباد ہوئے اور میاں محمد یوسف صاحب کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ مولانا چراغ الدین صاحب مرحوم اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ اور ساری زندگی مرتے دم تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں گزاری اور اسی خدمت کے دوران اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ دعا گو انسان تھے۔ انتہائی بردبار۔ اپنوں اور بیگانوں کے ساتھ نہایت رواداری اور درگزر ان کا بہترین خلق تھا۔ کسی بھی بدمزاج اور سرکش کا جواب نہایت نرمی سے دیا کرتے تھے۔

مردان میں دو اہم ترین مناظروں میں احمدیت کی طرف سے مناظر رہے اور دونوں مناظروں میں خدا کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہے۔ یہاں تک کہ ماڈریٹ تھانیدار عبد الغفور خان صاحب رستم خیل ریٹائرڈ نے احمدیت کے حق میں واشگاف الفاظ میں فیصلہ دیا۔ آخری مناظرے کے بعد مرحوم سیفور خان صاحب رستم خیل آف مردان ایڈووکیٹ احمدیت کی آغوش میں آئے۔

مرحوم بحیثیت مبلغ اور مربی راولپنڈی۔ ایبٹ آباد۔ مردان۔ پشاور اور دیگر کئی مقامات میں رہے۔ ایبٹ آباد میں کافی عرصہ مربی سلسلہ کے علاوہ پریذیڈنٹ بھی رہے۔

مرحوم اپنے اخلاق حسنہ کے بدولت اپنوں اور بیگانوں میں ہر دلعزیز تھے۔ مرحوم من خاکسار امیر ضلع مردان کے سلم العلوم میں استاد تھے اور باوجود کافی عرصہ درس و تدریس کا سلسلہ منقطع کرنے کے منطق جیسے علم کے پڑھا سکنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ آپ خلافت اور نظام خلافت کے سختی سے پابند تھے۔ خلافت کے فدائی تھے۔ خلافت اور مرکز کے بہترین معتمد تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم کی وفات سے جو خلا صوبہ سرحد میں پیدا ہوا ہے بمشکل یہ خلا پر ہوتا معلوم ہوتا ہے تاہم وما ذالک علی اللہ بعزیز!

(ممبران جماعت احمدیہ مردان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اور دو ہونٹ نہیں دیئے؟ اور ہم نے اسے ہدایت اور گمراہی کے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ (حقوق اللہ اور حقوق العباد کی) چوٹی سر کرنے کی کوشش نہیں کرتا

بعدہٗ اللہ تعالیٰ نے یہ بتا کر کہ چوٹی کو سر کرنے سے کیا مراد ہے اس طریق کی وضاحت کی ہے کہ جس سے یہ چوٹی سر کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝

(البلد آیات ۱۴ تا ۱۸)

ترجمہ:۔ اے انسان! تجھے کیا معلوم ہو کہ چوٹی سر کرنا کیا ہے (چوٹی سر کرنے سے مراد یہ ہے کہ) کسی پھنسی ہوئی گردن کو آزاد کرنا یا ایام قحط میں کسی قرابت دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ ان لوگوں میں سے ہونا جو ایمان لاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اللہ کی اطاعت پر قائم رہنے کی اور مخلوق خدا پر رحم کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اس روحانی کوہ پیمائی میں مصروف ہو کر چوٹی سر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں خوش نصیب قرار دیا ہے اور خبردار فرمایا ہے کہ جو لوگ اس کوہ پیمائی سے غافل رہ کر چوٹی سر کرنے کی فکر نہیں کرتے اور پہاڑ کی تلیٹی میں رہ کر اور اپنی ہی ذات میں مگن رہ کر آسائشوں میں زندگی بسر کر دیتے ہیں وہ اپنے آپ کو لاکھ خوش قسمت سمجھیں ان کے بدنصیب ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوتا چنانچہ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ (البلد آیات ۱۹ تا ۲۱)

ترجمہ:۔ جو لوگ (حقوق اللہ اور حقوق العباد کی) چوٹی کو سر کرتے ہیں وہی خوش نصیب ہیں لیکن جو لوگ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کو غلط طور پر استعمال کر کے اپنی صلاحیتوں سے صحیح رنگ میں کام نہیں لیتے) وہ بدنصیب ہیں۔ ان کے لئے بھسم کر دینے والی آگ ہے۔

الغرض نفسانی خواہشات کی ہلاکت آفرینی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہوئے کمال مستعدی سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی کا اہتمام کرنا کوہ پیمائی اور چوٹی سر کرنے کی روحانی مہم کے مترادف ہے۔ اس زمانہ میں اس روحانی مہم کو سر کرنے کی ذمہ داری احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اور ہمیں مکلف کیا گیا ہے کہ ہم خود ہی یہ مہم سر نہ کریں بلکہ داعی الی اللہ بن کر دوسروں کو بھی اس قابل بنائیں کہ وہ بھی یہ مہم پوری کامیابی اور ظفر مندی سے سر کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے آمین

احباب سے ضروری گذارش

بعض احباب اور ایجنٹ حضرات اپنی رقوم بینک ڈرافٹوں کے ذریعہ بھجواتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ڈرافٹ بنام مینیجر الفضل بذریعہ نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ بھجوایا کریں۔ نیز ہر چیک پانچ روپے کی زائد رقم کا ہونا چاہیئے کیونکہ بینک والے ہر چیک سے پانچ روپے کمیشن کاٹ لیا کرتے ہیں۔ خاکسار احباب کا مشکور ہوگا۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

(بقیہ:۔ عید صفحہ ۴ سے آگے)

میں مل جائیں تو چاچا جی، انکل وغیرہ کے خطاب سے مؤدبانہ طریق پر ملتے ہیں یہ عجیب اثر ایک روز میں آناً فاناً ہو گیا۔ یہ محض حضور اقدس کے ارشاد کی برکتیں ہیں جو میں نے جادو کی طرح عید کے روز اور پھر عید کے بعد تک دیکھیں۔

مجھے یقین ہے کہ اگر ہر احمدی حضور کی تحریک داعی الی اللہ پر لبیک کہتے ہوئے خلوص دل سے روزانہ ایک دو گھنٹہ ہی صرف کرے تو ایک عظیم الشان انقلاب بپا ہوتا وہ خود دیکھ لے گا۔ کاش ہم سب کو حضور کی گرم جوش اطاعت کا موقعہ میسر آجائے (آمین)

(بقیہ:۔ تعلیم القرآن کلاس)

تقریری مقابلہ معیار سوم

اوّل:۔ فریدہ اسلام دارالصدر غربی

دوم:۔ شاشہ سمن دارالصدر شمالی۔

امۃ القیوم دارالصدر شرقی ۱

سوم:۔ امۃ القیوم لاہور

انعام حوصلہ افزائی:۔ شاہدہ عزیز پینوٹ

مقابلہ بیت بازی معیار سوم

اوّل:۔ منصورہ بیگم دارالعلوم غربی ۲

دوم:۔ درّ احمد دارالصدر شمالی۔

سوم:۔ صادقہ نبیلہ دارالصدر جنوبی

انعام حوصلہ افزائی:۔ امۃ الحی دارالیمن جنوبی

ضیافت

مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۸۳ء کو دارالضیافت کی طرف سے بیرون از ربوہ طالبات کو عشائیہ دیا گیا جس میں حضرت سیدہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، دیگر خواتین مبارکہ خاندان حضرت مسیح موعود، مرد کارکنان کی بیگمات اور کارکنات فضل عمر کلاس نے شرکت کی۔

اختتامی تقریب و خطاب حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ

مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء صبح آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں طالبات کی کلاس کی اختتامی تقریب زیر صدارت حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منعقد ہوئی۔ آپ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد فضل عمر کلاس کی مختصر رپورٹ پیش کی گئی جس کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں اپنے دست شفقت سے انعامات تقسیم فرمائے۔ نیز چار خصوصی انعامات جو حضرت سیدہ مہر آپا کی طرف سے کارکنات کے لئے ان کی حسن کارکردگی پر مرحمت ہوئے تھے وہ بھی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے تقسیم فرمائے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خصوصی انعام برائے مکرمہ شمیم فضل صاحبہ منتظمہ مہمان خانہ مستورات۔ خصوصی انعام برائے مکرمہ رضیہ منیرہ صاحبہ منتظمہ مہمان خانہ مستورات خصوصی انعام برائے مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ خصوصی انعام برائے عاجزہ صفیہ عزیز منتظمہ کلاس

تقسیم انعامات کی کارروائی کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے طالبات سے خطاب فرمایا جو اہم تربیتی امور پر مشتمل تھا۔ آپ کا مکمل خطاب انشاء اللہ جلد ہی دیگر طالبات کے استفادہ کے لئے الفضل میں شائع کروایا جائے گا۔

اس تقریب کے بعد کافی تعداد میں طالبات اور خواتین نے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب سننے کی سعادت حاصل کی۔

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے ۲۶ ۸ ۸۳ کو میرے بیٹے راشد احمد اقبال کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم محمود احمد صاحب برہمی کا پوتا اور میجر عبدالرحمٰن صاحب مغل کا نواسہ ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو خادم دین بنائے اور ماں باپ کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو۔ آمین۔

اسی طرح میرے بیٹے عزیزم بشیر الدین کا نکاح ۲۶ ۸ ۸۳ کو جرمنی میں پڑھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بھی بابرکت فرمائے۔ اور دونوں گھروں میں رحمتوں برکتوں کا موجب ہو۔ آمین۔

(حمیدہ عفت اہلیہ محمود احمد ڈی ۹۷۹ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

ہنر آپ کو مستقبل اور روزگار فراہم کرتا ہے اور وطن عزیز کو ترقی (مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرائے خدمت کی تعمیر کے لئے پہلا عطیہ

سرائے خدمت (گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کی دوسری منزل کی تعمیر کیلئے پہلی وصولی صاحبزادی امۃ الجمیل سلمہا کی طرف سے موصول ہوئی۔ دعا کی درخواست کیلئے الفضل میں اعلان شائع کیا جارہا ہے۔

۱۔	منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۰/-	روپے
۲۔	" حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۰۰/-	"
۳۔	" حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ	۱۰۰/-	"
۴۔	" حضرت اماں جان	۱۰۰/-	"
۵۔	" حضرت امّ طاہر	۱۰۰/-	"
۶۔	" محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم	۱۰۰/-	"
۷۔	" محترم ناصر محمد صاحب سیال	۱۰۰/-	"
۸۔	صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ	۱۰۰/-	"
۹۔	" مکرم ظاہر احمد صاحب	۱۰۰/-	"
۱۰۔	" مکرمہ یاسمین احمد صاحبہ	۱۰۰/-	"
۱۱۔	" " سعدیہ احمد صاحبہ	۱۰۰/-	"
۱۲۔	" " صوفیہ احمد صاحبہ	۱۰۰/-	"
		کل میزان ۱۲۰۰/-	روپے

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو"
(حضرت اقدس)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم نے ۸۳ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ۳۰،۰۰۰ روپے حق مہر پر مخلص نو احمدی امریکن خاتون SANDRA J. SCHMIDT (جن کا اسلامی نام "سارہ" ہے) اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب زاہد (ایم بی بی ایس) ربوہ ابن چوہدری برکت علی صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ لڑکی کی طرف سے مکرم منور سعید صاحب آف امریکہ وکیل تھے۔ محترم مولانا صاحب نے مسنون آیات کی تلاوت کے بعد انگریزی زبان میں خطبہ نکاح پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اسلام و احمدیت اور جانبین کیلئے نہایت بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ملک منصور احمد عمر۔ ربوہ)

شیراز شاپنگ سنٹر

ریلوے روڈ ربوہ

اعلیٰ اور معیاری مصنوعات کا مرکز

ہر قسم کا معیاری پائپ مثلاً جی۔ آئی۔ سی آئی پی وی سی اور سیمنٹ پائپ نہایت مناسب قیمت پر حاصل کریں

سوزوکی کار برائے فروخت

قیمت ۲۵۰۰۰/- روپے
ماڈل ۷۷-۷۸

چوہدری عطاء اللہ ہیڈ ماسٹر
دارالفضل ۳۵ ربوہ نزد چونگی

کیوریٹو پولٹری گائیڈ

مرغیوں وغیرہ کی جملہ امراض مثلاً رانی کھیت۔ فالج۔ چیچک۔ پیچش۔ انڈوں کی کمی اور کمزور چوزوں کے متعلق ۱۳ قیمتی نسخہ جات پر مشتمل گائیڈ ۵۰/- پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اہل قلم حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مفصل کتاب لکھوانا مقصود ہے۔ یہ کتاب سیرت کے علاوہ جماعت کے پیغام کا تعارف جماعت کی تعلیم اور جماعت کے مقاصد پر مشتمل ہوگی۔ یہ کتاب اردو، انگریزی، فرنچ، ہاؤسا اور انڈونیشین زبان میں شائع ہوگی اور ان زبانوں میں الگ الگ مسودات کا آپس میں مقابلہ کرکے بہترین مسودہ کا انتخاب کیا جائے گا۔ مسودہ ایک یا ایک سے زائد مصنفین کی طرف سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ جن حضرات کا مسودہ اشاعت کیلئے منتخب کیا جائے گا انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خاص تقریب میں اپنے دست مبارک سے انعام عطا فرمائیں گے۔ حصہ لینے والے احباب وکالت تصنیف کو مطلع فرمائیں۔ کتاب کا مسودہ ۳۰ نومبر ۸۳ء تک وکالت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔

مزید تفصیلات کیلئے خاکسار سے رابطہ پیدا فرمائیں۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس انصاراللہ کا ۲۶ چھبیسواں سالانہ مرکزی اجتماع

مجلس انصاراللہ عالمگیر کا چھبیسواں سالانہ مرکزی اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اپنی سابقہ روایات کے مطابق خالص دینی ماحول میں مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اخاء ۱۳۶۲ھش / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کرام ابھی سے انصار احباب کو اس روحانی اجتماع میں شمولیت کیلئے تاکید فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ احباب کو اجتماع میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ والسلام

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی محترم ڈاکٹر صفی اللہ وڑائچ صاحب مقیم فلاڈلفیا امریکہ کو مورخہ ۷ اگست ۱۹۸۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ موصوف کے ہاں شادی کے طویل عرصہ کے بعد دو بچیوں کے بعد یہ پہلا بیٹا ہے۔ نومولود کا نام طارق رکھا گیا ہے۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ نومولود کی صحت و تندرستی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کریں۔

(رضی اللہ وڑائچ۔ منیجر یونائیٹڈ بینک۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

• خاکسار کی اہلیہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن مورخہ ۲۴ کو سرگودھا میں ہوا تھا ۳۱ کو آنکھ میں شدید تکلیف ہوگئی اب پہلے کی نسبت زیادہ دیر ہسپتال میں رہنا پڑیگا۔ احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(فتح محمد خان سرفراز منزل دارالنصر غربی ربوہ)

• میری والدہ محترمہ اہلیہ مکرم لعل دین صاحب صدیقی دارالنصر غربی ربوہ کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے والدہ محترمہ کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر الدین خالد۔ دارالنصر غربی)

میری بھابی محترمہ بشریٰ مقصود صاحبہ کراچی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور بوجہ رسولی انکا اپریشن ہونیوالا ہے خاکسار تمام بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں بھابی صاحبہ کی شفایابی اور اپریشن کے کامیاب ہونے نیز اپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (سیدہ مبارکہ بخاری۔ جہلم)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں